

نجی و محرمانہ

نمبر 3428

ایک خطبہ

شائع شدہ: جمعرات، 15 اکتوبر، 1914

مبلغ: سی۔ ایچ۔ اسپرچن

مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن

”خداوند کا بھید اُن سے ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، اور وہ اپنا عہد اُن پر ظاہر کرے گا۔“
— زبور 25:14 —

یہ آیت ایک عظیم گہرائی ہے، لیکن آغاز ہی میں ہمیں اعتراف کرنا پڑے گا کہ ہمارے پاس نہ وقت ہے نہ وہ مہارت کہ ہم اس کی تہ تک پہنچنے کی جسارت کریں۔ ہمارا کام اس وقت یہ نہیں کہ ہم اس بھید کی گہرائی میں غوطہ زن ہوں، بلکہ یہ ہے کہ ہم اس کی چمکتی ہوئی سطح پر پر ماریں، جیسے ابابیل کبھی جھرنے کو چھوٹی ہے، اور اُس کے اعماق کو نہ چھیڑتی۔ یہاں خیال کی روانی نہایت گہری اور وسیع ہے کہ معمولی شام کی مراقبہ کے لیے ناکافی ہے۔ لیکن جب اُس کی سطح ہی گویا ”سونے کی گرد“ سے مزین ہو، تو ہم یقیناً، اگر روح القدس ہم پر برکت کرے، اُس کے سطحی تاثرات سے بھی برکت پا سکتے ہیں۔

”خداوند کا بھید اُن سے ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔“
غور کرو کہ یہاں جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ ہے ”خداوند“ — عبرانی میں یہوۓ — ”میں ہوں جو ہوں۔“
یہی نام ہر راست باز انسان کے دل میں بیبت و تعظیم کا باعث ہے۔ کیا یہ وہی نام نہیں جو واحد زندہ اور برحق خدا کا ہے؟ اور جو کوئی اسے بے جا لے، بے گناہ نہ ٹھہرے گا؟

قوموں کے معبود تو کچھ نہیں، لیکن ہمارا خدا وہی ہے جس نے آسمانوں کو پیدا کیا۔ اسی نے آسمانوں کو پردہ کی مانند پھیلا دیا، اور انہیں قیام کے لیے خیمہ سا بنایا۔ وہی تمام چیزوں کا محافظ ہے، اُسی میں ہم جیتے ہیں، حرکت کرتے ہیں، اور موجود ہیں۔ جیسا کہ وہ قدرت کی کتاب میں اور مکاشفہ کی کتاب میں ظاہر ہوتا ہے، وہ ایسا خدا ہے جو ”قدوسیت میں جلالی، حمد میں مہیب، اور عجائبات کرنے والا“ ہے۔

خداوند نیک ہے، اور ہم اُس کو سوچے بغیر بھی اُس کی عظمت سے لرز اٹھتے ہیں۔ اگر تم نے کبھی اُس کی آواز کو گرجتے بادلوں میں سنا ہے، یا برفانی تودے کے گرتے ہوئے شور میں، اگر تم نے اُس کی نیزہ زن بجلی کو دیکھا ہے، یا طوفانی سمندر میں اُس کے گزرنے کو محسوس کیا ہے — تو ضرور تم نے دل میں مانا ہوگا کہ وہ عظمت اور جلال سے معمور خدا ہے
!حقیقتاً، ایک مہیب خدا

تاہم، ہماری آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کے دل میں اُس کی بیبت کا احساس ایک اور قسم کے جذبات سے مغلوب ہو گیا ہے۔
اگرچہ وہ ابر و تاریکی میں چھپا ہوا ہے، تو بھی یہ لوگ اُس تاریکی کو پار کر چکے ہیں، اور اُس کے پار روشنی میں آ پہنچے ہیں،
کیونکہ ”خداوند کا بھید اُن سے ہے۔“

اگرچہ اُس کے آگے وبا چلتی ہے، اور اُس کے قدموں کے نیچے دبکتے انگارے گرتے ہیں،
پھر بھی یہ لوگ کسی پوشیدہ قدرت سے اُن آفتوں سے محفوظ رکھے گئے
اور کسی فضل کی رہائی سے اُن انگاروں سے بچ نکلے۔

یہ لوگ خدا کے ساتھ رفاقت میں داخل ہو چکے ہیں،
وہ اُس کے بھید کو جانتے ہیں
— اور وہ اُن پر اپنے وہ مشورے ظاہر کرتا ہے جو دوسروں سے مخفی رکھتا ہے
یعنی اپنے عہد کو، اپنے ارادہ کی مشورت کو۔

ایسے لوگ آج بھی دنیا میں موجود ہیں،
جن کے لیے ازلی جلال، لامحدود رحمت سے نرم ہوا ہے
اور جو دلیری سے گناہ سکتے ہیں

”وہ خُدا جو آسمان پر سلطنت کرتا ہے“
جب چاہے گرجتا ہے،
جو طوفانی بادلوں پر سوار ہوتا ہے
اور سمندروں کو قابو میں رکھتا ہے۔
یہ مہیب خُدا ہمارا ہے
ہمارا باپ، اور ہماری محبت؛
وہ اپنے آسمانی لشکر بھیجے گا
”اکہ ہمیں اوپر اُٹھا لے جائے“

پس خُداوند کے نام پر غور کرو
جیسا کہ اُس کے اس جلیل انکشاف میں ظاہر ہے—یہوواہ۔
”آہ! کاش تمہارے خیالات اُس کی عظمت سے جھک جائیں، جیسے تابناک کرویٰ اپنے چہرے ڈھانپتے ہیں
”آہ! کاش تمہیں محسوس ہو کہ خُدا کتنا عظیم ہے، اور تم کتنے چھوٹے ہو
”آہ! کاش اب تمہیں فضل دیا جائے کہ خُدا کے نزدیک اُو
اور یہ آیت جس پر ہم رکے ہیں، تمہارے لیے خُدا سے رفاقت کا مقام بن جائے

اب غور کرو
اَوّل، ایک جلیل رُتبہ جو حاصل کیا جا سکتا ہے؛
دوئم، وہ مبارک لوگ جنہیں یہ عطا ہوا؛
سوئم، ایک خاص اور ممتاز مکاشفہ جو خُدا اُن پر کرتا ہے۔

I

ایک جلیل رُتبہ جو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ :

یہاں جو لفظ ”بہید“ آیا ہے، اُسے زیادہ موزونیت کے ساتھ ”دوستی“ بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔
”خُداوند کی دوستی اُن سے ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں“
لیکن اس کا جڑ کا مطلب اُس گفتگو کی طرف اشارہ کرتا ہے جو قریبی دوست آپس میں کرتے ہیں۔
ایسی گفتگو جو دل کی عزیز باتوں میں ظاہر ہوتی ہے
ایسا ہے تکلف رابطہ جو باہمی اعتماد سے پیدا ہوتا ہے
اور ایک شخص کی طرف سے دوسرے کے سامنے دل کا حال کہہ دینے میں ظاہر ہوتا ہے—یہ سب کچھ اس لفظ میں مضمر
ہے۔

اگر میں ایک فقرے میں اسے کھولنے کی جسارت کروں،
تو یہ ہے: ”سچی دوستی کی یارانہ خوشگواہی۔“
یہی مہربانی اُن پر کی جاتی ہے جو خُدا سے ڈرتے ہیں۔

لیکن چونکہ مترجمین نے غالباً ان تمام معانی پر غور کر کے لفظ ”بہید“ چُنا
لہذا ہم بھی اسی لفظ کو قائم رکھتے ہوئے، اُس کے مفہوم کو پھیلاتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔

بلاشبہ، وہ لوگ جو خُدا سے ڈرتے ہیں، اُن پر اُس کی حضوری کا بہید ظاہر کیا جاتا ہے۔
اگر کوئی انسان دہریت کے دل سے فطرت کے عجائبات میں سیر کرے
،تو وہ برف پوش چوٹیوں کو دیکھ سکتا ہے
،یا سبز ڈھلوانوں کی نرمی پر نگاہ ڈال سکتا ہے
،پانی کے آبشار کا نغمہ سن سکتا ہے
،یا بلند فضا میں اڑتے ہوئے عقاب کو سراہ سکتا ہے
،یا پہاڑوں سے چھلانگ لگاتے ہوئے جنگلی بکروں کی پھرتی پر حیران ہو سکتا ہے

—اور پھر بھی، یہ سب کچھ اُس کے لیے محض متحرک مادہ ہوگا
کائنات کی متنوع صورتیں، اور کچھ نہیں۔

میرا خیال ہے کہ یہ ممکن ہے کہ کوئی انسان فطرت کی اُن تمام خوبصورتیوں اور عظمتوں سے واقف ہو
،جو گویا خُدا کی ”زندہ اور دیکھی جا سکنے والی پوشاک“ ہیں
—اور پھر بھی خُدا کی حضوری کے بھید کو نہ پا سکے
نہ اُس کے ہاتھوں کے نشان دیکھے، نہ اُس کی آواز کی سرگوشی سنے۔

!مگر خُدا ترس انسان کی حالت کتنی مختلف ہے
،وہ جو خُدا کے انصاف کے حضور جھکا
اور صلیب پر کفارہ کے وسیلہ سے اُسے پورا ہوتا ہوا دیکھا۔

—ایسا شخص جب مخلوقات پر نظر ڈالتا ہے
—اُن پر جو ازلی قدرت اور الوہیت کے خاموش گواہ ہیں
تو کہتا ہے
”!میرے باپ نے یہ سب کچھ بنایا“

”کیا میں خُدا کی آواز نہ سنوں؟“
وہ کہتا ہے
میں نے خُدا کو گرج کی آواز میں اتنے ہی واضح طور پر بولتے سنا ہے
”!جتنے واضح طور پر کبھی اپنے جسمانی باپ کو بولتے سنا

کیا میں خُدا کو نہ دیکھوں؟
،گویا ایک پردہ ہے جو اُس کے جلالی چہرے کو چھپاتا ہے
،لیکن وہ پردہ باریک ہے
اور اُس کے کام اُس کے صفات کو ایسا ظاہر کرتے ہیں
—جیسے شفاف آئینہ
یوں کہ ایماندار کے لیے یہ ایک اخلاقی حیرت بن جاتی ہے
،کہ کیسے کچھ لوگ اس کائنات کی خوبصورت ترتیب
،اس کے بے خطا نظم
،اور اس کی فراواں تزئین کو دیکھ کر
،آسمانوں کی زیبا آرائش کو ملاحظہ کر کے
—اُن اجرام فلکی کو دیکھ کر جو مسلسل اور منظم حرکت میں ہیں
پھر بھی خالق کی عظمت، حکمت، اور نیکی کو نہ پہچان سکیں۔

ہمارے لیے تو وہ ہر جگہ ظاہر ہے

،یہ سب تیرے کام ہیں، اے نیکی کے باپ“
!اے قادر مطلق
”!یہ ساری کائنات تیری ہی ہے

وہ شخص جانتا ہے، محسوس کرتا ہے کہ
،اگرچہ وہ گرا ہوا ہے
،تو بھی وہ اِس دنیا میں چلتے پھرتے خُدا سے ہمکلام ہو سکتا ہے
جیسے آدم اُس وقت تک کرتا رہا جب تک اُس کے لیے فردوس ضائع نہ ہوا تھا۔

خُدا کی حضوری کا بھید اُن سے ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔

ہم نے کچھ ایسے لوگوں کے بارے میں سنا ہے جو کہتے ہیں
کہ اُنہوں نے کبھی رُوح کے وجود کا کوئی شعور محسوس نہیں کیا۔
،یہ تو بہت ممکن ہے

کیونکہ میرا نہیں خیال کہ سؤر، گدھے، یا کوئی بے زبان جانور
کبھی کسی رُوحانی حقیقت کو سمجھ سکتے ہوں۔

لیکن ہم میں سے بعض کو اس امر کا نہایت واضح شعور حاصل ہے، اور جیسے ایماندار گواہان حق گوئی سے گواہی دیتے ہیں،
ویسے ہی ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہماری گواہی کو تسلیم کیا جائے۔ بلکہ ہم تو اس پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ ہمیں محض روح
کے وجود کا شعور ہی حاصل نہیں، بلکہ ایک عظیم، ہر جگہ موجود رُوح کا بھی ہم کو ویسا ہی یقینی علم حاصل ہے۔ ہم اس میں
مغالطے کے شکار نہیں ہو سکتے۔ ہم جتنے اس دُنیا کے وجود پر یقین رکھتے ہیں، اُس سے کہیں بڑھ کر ہمیں خُدا کے وجود کا
یقین ہے۔ بلکہ بسا اوقات خُدا کی ہستی کی نسبت ہمارا یقین اس عالم فانی کے وجود سے بھی زیادہ قوی ہوتا ہے۔ یہ ہمارے شعور
حقیقی کا حصہ بن چکا ہے۔

ہم نے یہ بات نہ صرف خیال کی رومانوی کیفیات میں محسوس کی، بلکہ جب ہمارے تمام ذہنی و رُوحانی حواس مکمل بیداری
میں تھے، تب بھی ہم نے خُدا کی ہر جگہ موجود حضوری کے بھید کو محسوس کیا۔ اگر ہم اُس سے ڈرتے ہیں، تو وہ بھید ہم پر
ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ حضوری صرف فطرت کے کھلے میدانوں اور دلکش مناظر میں نہیں، بلکہ اکثر تاریک گوشوں اور تنہائی
کے مقامات میں ہم نے اُسے پایا ہے۔

کچھ ماہ قبل، میں ایک ایسی خاتون کے پاس بیٹھا جو کئی برس سے بستر علالت پر تھی۔ وہ کمرہ ایک جھکی ہوئی چھت کے
نیچے ایک جھونپڑی کی آخری منزل پر واقع تھا، اور دیواریں محض پلستر کی تھیں۔ اُس کمرے کی دیواروں پر مقدس نوشتہ
آویزاں تھے، جنہیں اُس نے خود بستر پر لیٹے لیٹے رنگوں سے تحریر کیا تھا۔ وہ ہمیشہ ادبیت میں رہتی تھی، بے آرام راتیں اور
تھکے دن اُس کا مقدر بن چکے تھے۔

جب میں اُس سے گفتگو کے لیے بیٹھا، تو اُس نے کہا، ”صاحب! آپ نہیں جان سکتے کہ خُدا کی حضوری نے اس کمرے کو
میرے لیے کیسا بنا دیا ہے! یہ میرے لیے ایسا محل بن گیا ہے کہ میں کبھی بادشاہوں کے تخت کی تمنا نہیں کی، جب یسوع مسیح
نے یہاں آ کر مجھے زیارت بخشی۔ اگرچہ میں برسوں سے ایک لمحہ بھی بغیر درد کے جاگ نہ سکی، تو بھی میں آپ کو یقین
”دلاتی ہوں کہ یہ کمرہ میرے لیے جنت کا سامان بن گیا ہے۔“

وہ عورت کوئی جوش میں آنے والی یا جذباتی، کم عقل یا وبمی خاتون نہ تھی—بلکہ وہ نہایت سادہ اور راستباز مزاج کی حامل
تھی، جیسی شاید آپ کو پچاس میل کی مسافت میں بھی نہ ملے۔ ایک ایماندار محنت کش کی بیٹی تھی، اور اُس کی خاموش، دیندار
بیوی کی پروردہ۔

بہی وہ غریب عورت تھی جو گواہی دے رہی تھی کہ خُدا کی حضوری اُس کے کمرے میں ہمیشہ رہی ہے۔
جب میں اُس سے ہمکلام ہوا، تو میں نے بھی محسوس کیا کہ اُس کی گواہی سچ ہے، اور میں نے سوچا کہ مجھے خُدا کی
،حضوری کا شعور اُن بے حد بلند پہاڑوں پر بھی اِس سے زیادہ نہ ہوا ہوگا
،یا وسیع سمندر کی وسعت پر، جہاں طوفانی لہریں مسلسل سرود گاتی ہیں
،یا اتوار کی عبادت کے دوران جب اجتماع مقدسین میں دلوں کے نغمے خُدا کے حضور بلند ہوتے ہیں
اور وہ نغمہ، خُدا کے کانوں میں محبوب دُھن معلوم ہوتا ہے۔

پس میں نے اُس عاجزہ کے بستر کے کنارے بیٹھے بیٹھے خُدا کی حضوری کا یہ بھید محسوس کیا۔
،”اور اگر کوئی مُلحد اُس کمرے میں آ جاتا اور کہتا کہ “خُدا کوئی نہیں
،تو ہم یا تو اُسے ہنسی میں اڑا دیتے
یا پھر اُس کی جہالت پر ترس کھا کر ہمارے قہقہے آنسوؤں میں بدل جاتے۔
درحقیقت، خُدا کی حضوری کا بھید ہر جگہ اُن سے ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔

،وہ اُس پر توگّل کرتے ہیں
،اُسے محبت رکھتے ہیں
،اُس پر سہارا کرتے ہیں
،اور یوں جاننے لگتے ہیں کہ وہ ہے
اور وہ اُس سے رفاقت رکھتے ہیں، جیسے انسان اپنے دوست سے رفاقت رکھتا ہے۔

اور یہ خُدا کی حضوری کا بھید اُس کے ہاتھ کی پہچان تک لے جاتا ہے۔
،وہ شخص جو محض ظاہری اسباب تک دیکھتا ہے
—ایسی چیزوں سے گھبرا جاتا ہے جو اُس کے فہم سطحی کو چکرا دیتی ہیں

جیسے بہار میں مسلسل خشک سالی
یا فصل کے وقت لگاتار بارش۔
وہ شاید مائع اشیاء کے قوانین کو نہ سمجھ پائے
لیکن خدا پرست شخص کہتا ہے
”میں ایمان رکھتا ہوں کہ خدا ہر قطرہ بارش مقرر کرتا ہے“
اور جب آسمان کے مشکیزے باندھتا ہے، تو ہر شبنم کو روکتا ہے۔
”میں ایمان میں فلسفہ پاتا ہوں۔“

اور یہ بالکل درست ہے۔
کسی نے خوب کہا ہے
”ایک سرگوشی بھر کی دعا میں تمام قدیم علم سے بڑھ کر حکمت ہے۔“
اور تعجب کی بات ہے کہ یہ سادہ، خاموش ایمان کس طرح ایماندار کے دل کو سکون اور ضبط بخشتا ہے۔

جب سمندر میں طوفان ہو
اور موجیں گرجتی ہوں
وہ انسان جو صرف اُن مہلک موجوں کو جانتا ہے، خوف سے کرا رہا ہے۔
لیکن ایماندار شخص
جو پختہ ایمان رکھتا ہے کہ خدا سمندر کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھامے ہوئے ہے
— ”اور کہ“ ہر چیز ویسے ہی آئے، رہے، اور ختم ہو، جیسے اُس کے آسمانی دوست کو منظور ہے
ایسا شخص راستباز خدا کے وقت کا منتظر رہتا ہے
اپنی راہ اُس کے سپرد کرتا ہے
اور یقین رکھتا ہے کہ وہ طوفان پر قابو رکھتا ہے
اور اپنے اٹل مقاصد کو پورا کرتا ہے
نہ آسمان کے سیاہ بادل، نہ ہوا کی دھاڑ اُس کے ایمان کو متزلزل کر سکتی ہے۔

ایمان اُس کے صبر کو غذا بخشتا ہے۔
ایمان کی سماعت سے وہ ہر دم
یہُؤوہ کے قدموں کی چاپ سنتا ہے۔
غم کی تنہائی میں وہ ایک نرمی سے پھونکی گئی سرگوشی سنتا ہے
جو اُسے کہتی ہے
”یہ میں ہوں، مت ڈر“

خدا کی حضوری، اور اُس کا ہاتھ
اگرچہ سب فانی آنکھوں سے مخفی رہتے ہیں
لیکن اُن پر ظاہر ہوتے ہیں جو خدا سے رفاقت میں چلتے ہیں
”کیونکہ“ خداوند کا بھید اُن سے ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔

اسی لیے خدا کا فرزند آسمان سے ایک خفیہ رابطہ رکھتا ہے۔
دیکھو اُسے گھٹنوں پر
وہ خدا سے ہمکلام ہے
اپنا دل خداوند کے سامنے انڈیلتا ہے
اور اُس کے عوض—خواہ دنیا مانے یا نہ مانے
—ہمارے لیے تو یہ حقیقت ہے
اُس دعا کرنے والے دل میں وہ غیب داں رُوح
تسلی کی ایک مقدس ندی بہا دیتا ہے
مصیبت کے وقت اُسے سنبھالتا ہے
اور غم کے لمحوں میں خوشی بخشتا ہے۔

آہ! تم میں سے کچھ لوگ تو زندہ گواہ ہو کہ خدا انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔
اگر تم نے کبھی اُس سے کلام نہ کیا ہوتا
تو تمہیں اس بارے میں کہنے کا حق نہ ہوتا۔

لیکن چونکہ تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری سُنتا ہے،
اور تمہیں یہ شعور بھی حاصل ہے کہ وہ تمہیں جواب دیتا ہے اور تم سے کلام کرتا ہے،
تو تم اعلان کر سکتے ہو،
اور اُس اعلان میں خوشی منا سکتے ہو،
کہ خُداوند کا بھید تمہارے ساتھ ہے۔

ایماندار، خُدا سے ایسی باتیں کرتا ہے
جو وہ کبھی کسی انسان سے نہ کہے۔
میں تو گناہوں کا کسی کاہن کے سامنے اقرار کرنا
اُس کاہن کی توہین سمجھتا ہوں۔
کہ اُس کے کان کسی بستی کی گندگی کی نالی بن جائیں
یہ بولناک ہے۔

اور کسی انسان سے اپنا گناہ کہنا
اپنے ذہن کو فاسد بنانا ہے۔
لیکن خُدا کے حضور اعتراف کرنا کچھ اور بات ہے۔
اپنے دل کا حال اُس کے سامنے عریاں کرنا
اُس کی نگاہوں کے سامنے اُس کی گہرائی ظاہر کرنا
وہ سب کہنا جو لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتا
یا جو شاید اشاروں میں بھی بیان نہ ہو سکے
اور وہ جو سب کچھ جانتا ہے
—جو دلوں کا بھیدی ہے
—اُسے سونپ دینا
!آہ، یہ ہے سچ مچ کی برکت

ہر خُدا کا فرزند جب روحانی صحت میں ہوتا ہے
تو وہ کہہ سکتا ہے
کہ اُس کے دل کی کوئی بات خُدا سے چھپی نہیں۔
کیا کوئی فکر ہے جو میں اُس پر نہ ڈال سکوں؟
کیا کوئی گناہ ہے جسے میں اُس کے حضور روتے ہوئے نہ مان سکوں؟
کیا کوئی ضرورت ہے جس کے لیے میں اُس سے مدد نہ مان سکوں؟
کیا کوئی مسئلہ ہے جس میں میں اُس سے مشورہ نہ کر سکوں؟
کیا کوئی بھید ایسا ہے
جو میں انسان کو نہ کہہ سکوں
لیکن اپنے خُدا کو بھی نہ کہہ سکوں؟
!آہ! جب ہم روحانی صحت میں ہوتے ہیں
تو سچ مچ اپنے دل کو خُدا کے حضور آخری قطرے تک اُنٹیل دیتے ہیں۔
ہم اپنے دل کو دامن پر رکھتے ہیں
جب خُدا تعالیٰ کے نزدیک آتے ہیں۔
میں اُسے اپنے سب غم
سب کمزوریاں
سب دکھ
—اور سب گناہ سناتا ہوں
اور یوں میرا بھید اُس کے ساتھ ہے۔

پھر خُداوند بھی، اُس کے بدلے میں
اپنے لوگوں پر اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔
وہ اپنے ایماندار بندوں پر وہ باتیں ظاہر کرتا ہے
جو بے ایمان گناہگاروں پر ظاہر نہیں کرتا۔
جب گناہگار بائبل پڑھتا ہے
تو محض حروف دیکھتا ہے
اور بس

لیکن مسیحی روح کو پہچانتا ہے۔
وہ دیکھتا ہے کہ
”اس بولناک صحیفہ کے اندر اسرار در اسرار پنہاں ہیں“
—اور وہ اُن لوگوں میں سے ہے

،انسانوں کی نسل میں سب سے مبارک وہ“
،جنہیں خُدا نے فضل بخشا
،پڑھنے، ڈرنے، اُمید رکھنے، دُعا کرنے کا
”اُس دروازے کو کھولنے کا، اور راہ کو پا لینے کا۔

یوں وہ مکاشفہ کے پوشیدہ کوٹھری میں داخل ہوتا ہے، جب کہ جو نئی پیدائش کے شریک نہیں، جنہوں نے تقدیس نہ پائی، وہ بیرونی صحن میں ہی کھڑے رہ جاتے ہیں، اور پردہ کے اندر داخل ہونے کا راہ نہیں پاتے۔ خُدا کا دل مسیحی کے دل میں انڈیل دیا جاتا ہے، جہاں تک لامحدود، محدود پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے؛ اور جس طرح ہم خُداوند سے اپنے دل کی باتیں بیان کرتے ہیں، وہ بھی اپنے تئیں ہم پر ظاہر کرنا پسند فرماتا ہے۔

یقیناً، اے عزیزو! جب یہ بابی ہم کلامیاں جاری رہتی ہیں، تو یہ کہنا مشکل ہو جاتا ہے کہ خُدا کے گہرے راز کس درجہ تک اُس کے برگزیدہ لوگوں پر منکشف ہو سکتے ہیں۔ کیا میری بات سمجھی جائے گی اگر میں کہوں کہ انسان بہت کچھ جانتا ہے، جسے وہ نہیں جانتا کہ وہ جانتا ہے؟ وہ خُدا کے بارے میں بھی اس سے کہیں زیادہ جانتا ہے، جتنا وہ گمان کرتا ہے۔ کیونکہ جاننا ایک بات ہے، اور یہ جاننا کہ ہم جانتے ہیں، دوسری بات۔ غور فرمائیے، یوحنا رسول فرماتا ہے: ”تاکہ ہم جانیں کہ ہم اُسے جانتے ہیں“ — گویا ممکن ہے کہ ہم اُسے جانتے ہوں، مگر یہ پوری طرح نہ جانتے ہوں کہ ہم اُسے جانتے ہیں۔

اکثر اوقات، تم نے خُدا کے پوشیدہ ارادوں کو جانا، اگرچہ تمہیں اس کا شعور نہ ہوا۔ ”اوہ!“ تم کہتے ہو، ”یہ کیسے؟“ یوں کہ خُدا نے ارادہ کیا تھا کہ فلاں جان کو نجات دے، اور تمہیں اُس جان کے لیے دُعا کرنے کی ایک بے اختیار تحریک ملی، ایسی دُعا جیسی تم نے پہلے کبھی نہ کی تھی۔ تم نے اُس مخصوص شخص کا نام لے کر خُدا کے حضور فریاد کی، پھر تم نے اُس جان کو حق کی پہچان میں لانے کے لیے جو روحانی نعمتیں تمہارے پاس تھیں، سب کو برتا، اور خُدا نے تمہاری کوشش کو برکت دی، اور وہ جان بچائی گئی۔

اب، یہ کیسے ہوا؟ یوں کہ خُدا کے راز کے مقصد نے تم پر بطور راز اثر ڈالا، اور تم اُس ارادے کی تکمیل میں خُدا کے آلہ کار بنے، بلکہ ایک شعوری آلہ کار، اور اس طرح تم اُس کے فیصلے کے شریک راز ٹھہرے، گو تمہیں شعور نہ تھا کہ تمہیں یہ راز ملا ہے۔

میں تو یہ یقین رکھتا ہوں کہ ایماندار کی باطنی تحریک اور خُدا کے ارادے میں ایسی ہم آہنگی ہوتی ہے کہ ہم ان دونوں کے ملنے اور جدا ہونے کی حد کو نہیں جان سکتے۔ یہ اکثر ایسا محسوس ہوتا ہے گویا خُدا اپنے لوگوں سے فرماتا ہے، ”دیکھو، میں نے فلاں باتیں مقرر کی ہیں، وہ میری کتاب میں لکھی گئی ہیں، اور میں تمہارے دل میں ایسی ہی باتوں کی خواہش اور ارادہ ڈالوں گا، تاکہ تمہارے دل میں جو باتیں ہوں، وہی میری کتاب کی باتیں پوری کریں؛ میں تمہیں اس طرح نہ بتاؤں گا کہ تم دوسروں کو ”جا کر کہہ سکو، پر تمہیں یوں بتاؤں گا کہ تم جا کر اُس پر عمل کرو؛ میں خُداوند کا راز تمہارے ساتھ رکھوں گا۔“

ہم نہیں جانتے کہ خُدا اپنے لوگوں کو کب کب، اور کس کس طرح یہ پیشگی فہم دیتا ہے کہ وہ کیا کرنے کو ہے؛ نہ ہمیں علم ہے کہ ہم کتنی بار، اپنے علم کے بغیر، ٹھیک اُسی راہ پر چل پڑتے ہیں جو مناسب راہ ہے، بس یوں کہ رُوح القدس ہمیں اُس راہ پر لے جاتا ہے۔

میں تو بالخصوص خُدا کے کلام کی منادی کے بارے میں اس بات کو سچ جانتا ہوں۔ کچھ ہی دن پہلے ایک نیک خاتون نے مجھ پر گرج کر کہا کہ میں نے منبر سے اُس کے تمام عیب ظاہر کر دیے۔ اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں؛ اکثر لوگ مجھے اتنا ذاتی اور مستقیم سمجھتے ہیں کہ اُن سے برداشت نہیں ہوتا، حالانکہ میں انہیں منبر کے سوا کبھی ملا ہی نہیں، اور اُن کے حالات سے کچھ واقف نہیں تھا۔

خُدا کا کلام زندہ اور مؤثر ہے، اور ”دل کے خیالوں اور ارادوں کا پہچاننے والا“ ہے۔ پس، جب ہم خُدا سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے کلام کے بیان میں رہنمائی دے، تو تعجب کی بات نہیں کہ اُس کا اثر باطن کو چھاننے والا ہو۔ ہاں! اگر ہم ہمیشہ دل و جان سے رُوح القدس کی تحریک کے تابع ہو جائیں، تو ہم ایسی رہنمائی پائیں گے جو خود ہمیں بھی پوری طرح سمجھ نہ آئے، ”مگر ہم اُس حقیقت کا کامل تجربہ کریں گے کہ ”خُداوند کا راز اُن کے ساتھ ہے جو اُس کا خوف مانتے ہیں۔“

میں یہ جرات سے کہتا ہوں کہ ایک مسیحی، محض فضل کے وسیلہ سے، خُدا کی ذات کو ایسا جان لیتا ہے جیسا تمام فلسفے کبھی نہ سکھا سکتے۔ میں پڑھتا ہوں کہ خُدا ایک محبت رکھنے والا باپ ہے، کہ وہ بنی آدم کے ساتھ فیاض ہے۔ اب، اگر میں اُس کا بیٹا ہونے کے ناتے اُس کا خوف مانتا ہوں، تو وہ مجھے اپنے فضل سے لوگوں کی جانوں سے محبت کرنے والا بناتا ہے، نرم دل اور رحم دل بناتا ہے۔ یوں میں اُس کی محبت، اُس کی شفقت، اور اُس کی رحمت کو ایک مخلص ہمدردی کے وسیلہ سے جاننے لگتا ہوں۔

خُدا کی صفات پر غور کرنا ایک طریقہ ہے معرفت حاصل کرنے کا، مگر اُس کی شبیہ پر ڈھلنا ایک اور راہ ہے اُسے سمجھنے کی۔ جب تک خُدا تمہیں اپنی مانند نہ بنائے، تم اُسے واقعی جان نہیں سکتے۔ پس، جس قدر ہم فضل میں ترقی کرتے ہیں، اور رُوح کے پھل زیادہ لاتے ہیں، ہم اُسی قدر خُداوند کے راز میں شریک کیے جاتے ہیں۔

وہ دن آنے والا ہے، اے محبوبو! جب ہم اپنے دلوں سے خُدا کو اور زیادہ جانیں گے — عقل و فہم کا کیا ذکر، جو شاید کبھی قادر مطلق کو کامل طور پر نہ جان سکے — لیکن ہم اپنے دلوں سے اُسے اس قدر جانیں گے جتنا کبھی خیال بھی نہ کیا، کیونکہ ہمارے دل اُس سے معمور ہوں گے؛ ہر وہ چیز جو اُسے ناگوار ہے، دُور کر دی جائے گی، اور ہم اُس کے اکلوتے بیٹے کی مانند! ہو جائیں گے، اُس کے نُور میں سکونت کریں گے، اور ہمیشہ اُس کی محبت میں سرشار رہیں گے

خُداوند کا راز، "اُس کی ذات کے متعلق،" اُن کے ساتھ ہے جو اُس کا خوف مانتے ہیں۔ "جب وہ فضل پر فضل پاتے جاتے ہیں،" اُن کا دل خُدا کی مانند محبت سے دھڑکتا ہے، اُن کی رُوح گناہگاروں کے لیے اُسی رحم سے ترستی ہے، وہ قربانیاں لاتے ہیں جو نوعیت میں اُس عظیم قربانی سے مشابہ ہیں — اگرچہ درجہ میں نہیں — جو خُدا نے دی، جب اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دریغ نہ کیا۔ اُن کے دل تڑپتے ہیں، اُن کی رُوح ترستی ہے، وہ جانوں پر ابیں بھرتے ہیں، جیسے خُدا اُن پر ابیں بھرتا ہے۔ "اے افرائیم! میں تجھے کیوں کر چھوڑ دوں؟... میں تجھے عدنہ کی مانند کیوں کر بنا دوں؟ میں تجھے صُبوئیم کی مانند کیوں کر کر دوں؟" میرا دل میرے اندر پلٹ گیا؛ میری ساری شفقتیں بھڑک اُٹھیں

جب خُدا اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کرنا چاہتا ہے، تو وہ الفاظ استعمال کرتا ہے جو ہماری فطرت کے موافق ہوں۔ لیکن، افسوس! کیا ہی حیرت انگیز گھڑی ہو گی جب خُدا ہم میں نظر آئے گا، اور ہم اپنے اندر خُدا کو دیکھیں گے، اور یوں خُدا کو دیکھیں گے! وہ مبارک وعدہ، "مبارک ہیں وہ جو دل کے پاک ہیں، کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں گے"، دراصل ہمارے متن کا ہی ایک اور بیان ہے۔ "خُداوند کا بھید اُن سے ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔"

کاش میرے بس میں ہوتا کہ میں خُداوند کی اس گواہی کو پوری طرح کھول کر بیان کر سکتا، اور اسے زیادہ وضاحت سے سمجھا سکتا، لیکن فی الحال میں ان چند سادہ خیالات کو تمہارے سپرد کرتا ہوں، اور آگے بڑھ کر دیکھتا ہوں کہ یہاں

II

ایک مخصوص طبقہ کا ذکر ہے جو فضل یافتہ ہے۔

ایک خاص فضل ایک خاص قوم پر کیا گیا ہے، کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ خُداوند کا بھید بعض انسانوں کے ساتھ ہے، لیکن سب کے ساتھ نہیں۔ کون ہیں وہ جو اس پاک امانت کے وارث ہیں؟ ان دنوں ہمارے ملک میں طبقاتی مفادات کے بارے میں بڑا شور اُٹھا ہے۔ خاص طور پر ہمارے صنعتی علاقوں میں، بالا طبقہ جو سرمایہ فراہم کرتا ہے، اور محنت کش طبقہ جو ہنر و مشقت کے ساتھ اپنا حصہ ڈالتا ہے، اُن کے حقوق کی بحث میں گرما گرم مباحثے ہوتے ہیں، جو اکثر مالکان کی طرف سے تالہ بندی یا مزدوروں کی جانب سے ہڑتال پر منتج ہوتے ہیں۔

ایسے جھگڑے شاذ و نادر ہی کسی فریق کے لیے عزت کا باعث ہوتے ہیں۔ ہر فریق میں کچھ ایسے بھی ہیں جن کی ستائش کی جا سکتی ہے، اور کچھ ایسے بھی جو تنقید کے مستحق ہیں۔ جب تک یہ کشمکش جاری رہے گی، دلوں میں رنجشیں رہیں گی۔ کاش وہ دن آ جائے جب یہ سب طبقاتی گفتگو مٹ جائے، اور ہم سب اُس باہمی رشتہ داری کو محسوس کریں اور تسلیم کریں جس سے تمام انسان ایک دوسرے پر منحصر ہیں، کیونکہ "خُدا نے ایک ہی خون سے تمام انسانوں کی اقوام کو بنایا، تاکہ وہ تمام روئے زمین پر بسیں۔"

تاہم، ہمیشہ ایک فضل یافتہ طبقہ رہے گا۔ خُدا نے ایسا ہی مقرر کیا ہے۔ لیکن سن لو، وہ نہ تو اس لیے قبول کیے جائیں گے کہ وہ دولت مند ہیں، اور نہ اس لیے رد کیے جائیں گے کہ وہ غریب ہیں۔ خُدا کے حضور فضل یافتہ طبقے کا کوئی تعلق دنیوی حیثیت سے نہیں۔

کوئی بھی اُس سے خارج نہیں، سوا اُن کے"
جو خود کو اُس سے جدا کرتے ہیں؛
عالم و فاضل ہوں یا سادہ و جاہل،
"سب کے لیے دروازہ وا ہے۔"

اور پھر یہ بھی جان لو کہ خُداوند کا بھید تعلیم سے کچھ لینا دینا نہیں رکھتا۔ وہ ہر آکسفورڈ کے فارغ التحصیل کے ساتھ نہیں، بلکہ اُن میں سے بہت تھوڑے کے ساتھ ہے! خُداوند کا بھید ہر کیمبرج ایم۔اے۔ کے ساتھ نہیں، نہ ہی ہر اُس شخص کے ساتھ جس نے کسی جامعہ سے سند حاصل کی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم عبرانی اور یونانی زبان میں پاک نوشتوں کا مطالعہ کرو، جو کہ یقیناً نہایت مفید اور بابرکت مشق ہے، مگر محض علمی قابلیت سے تم خُداوند کا بھید دریافت نہیں کر سکتے۔

نہ تو ریاضیاتی تحقیق، اور نہ ہی فلکیاتی مشاہدہ تمہیں یہ بھید عطا کر سکتا ہے۔ کوئی چاہے آسمان تک جا پہنچے اور اجرام فلکی کی گہرائیوں میں جھانکے، یا کوئی زمین پر چلتے ہوئے قدیم چٹانوں سے پوچھے کہ آدم سے پہلے کیا کچھ گزرا، یہ سب بے سود ہیں۔ کیونکہ یہ بھید نہ تو انسانی دانش کا حصہ ہے، اور نہ ہی مخلوق کی شان و مرتبہ سے وابستہ ہے۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ خُداوند کا بھید کسی مخفی رسم میں چھپا ہوا ہے، اور شان و شوکت سے آراستہ عبادات میں لپٹا ہوا ہے۔ ہمارے درمیان کچھ رسم پرست ہیں، جو دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ بھید حاصل کر لیا ہے۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ کسی خاص شخص سے اُن تک پہنچا جس نے لمبے بازوؤں والی قبا پہنی تھی اور اُن کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور اگرچہ وہ خود اس بھید کو پورا پورا منتقل نہیں کر سکتے، پھر بھی وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اُن کے ذریعے ہر چھوٹا بچہ جس پر پانی چھڑکا جائے، بلا توقف، مسیح کا رکن، خُدا کا فرزند، اور آسمان کی بادشاہی کا وارث بن جاتا ہے

جب کبھی خُدا اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کرنا چاہتا ہے، تو وہ ایسے کلمات اختیار فرماتا ہے جو ہماری فطرت کے لائق ہوں۔ لیکن اے تعجبوں کے خُدا! وہ گھڑی کیسی حیرت انگیز ہوگی جب خُدا ہم میں دیکھا جائے گا، اور ہم اپنے اندر خُدا کو دیکھیں گے، اور یوں ہم خُدا کو دیکھیں گے! وہ مبارک وعدہ، ”مبارک ہیں پاک دل، کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں گے،“ دراصل ہمارے متن کا ہی ”دوسرا بیان ہے۔“ خُداوند کا راز اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔

کاش کہ میرے اختیار میں ہوتا کہ میں خُداوند کی اس شہادت کو اور گہرائی سے کھول کر بیان کرتا، اور اس کو اور زیادہ وضاحت سے تمہارے سامنے رکھتا؛ لیکن فی الحال میں تمہارے سپرد یہ چند سادہ خیالات کر کے، آگے بڑھتا ہوں کہ ہم غور کریں

دوم۔ ایک مخصوص طبقے کا ذکر، جن پر فضل کیا گیا۔
ایک خاص نعمت ایک خاص قوم پر نازل ہوئی ہے، کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ خُداوند کا راز بعض لوگوں کے ساتھ ہے، اور بعض کے ساتھ نہیں۔
یہ کون ہیں جنہیں یہ پاکیزہ دولت بخشی گئی؟

ان دنوں ہمارے ملک میں طبقاتی امتیازات اور مفادات پر بہت شور و غوغا ہے۔ خصوصاً ہمارے صنعتی علاقوں میں، امیروں کے حقوق، جو سرمایہ مہیا کرتے ہیں، اور مزدوروں کے دعوے، جو محنت و ہنر کو بازار میں لاتے ہیں، بڑے زور و شور سے پیش کیے جاتے ہیں؛ یہاں تک کہ اکثر یہ جھگڑے یا تو مالکان کی طرف سے تالہ بندی پر ختم ہوتے ہیں، یا مزدوروں کی طرف سے ہڑتال پر۔

ایسے نزاعات سے شاذ و نادر ہی کسی فریق کو عزت نصیب ہوتی ہے۔ ہر طرف کچھ اچھا کہنے کو ضرور ہوتا ہے، اور کچھ ملامت کرنے کا بھی حق بجانب ہوتا ہے۔

کاش کہ وہ دن آ جائے جب یہ تمام طبقاتی باتیں ختم ہو جائیں، اور ہم سب اس باہمی ربط اور عام ذمہ داری کو مانیں جس کے تحت سب انسان ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ کیونکہ ”خُدا نے ایک ہی خون سے تمام اقوام عالم کو پیدا کیا تاکہ وہ تمام روئے زمین پر آباد ہوں۔“

تاہم، ایک پسندیدہ طبقہ ضرور ہوگا، کیونکہ خُدا نے ایسا مقرر کیا ہے۔ مگر یاد رکھو، وہ نہ دولت کی بنیاد پر قبول کیے جاتے ہیں، اور نہ غربت کی وجہ سے رد۔
خُداوند کے نزدیک پسندیدہ طبقے کا تعلق معاشرتی مقام سے نہیں۔

جو خود کو باہر رکھتے ہیں وہی باہر رہتے ہیں؛“
تعلیم یافتہ اور سادہ،
”!دونوں کو خوش آمدید

اور یہ راز خُداوند علم و دانش کے ساتھ مخصوص نہیں۔ یہ ہر آکسفورڈ کا فارغ التحصیل حاصل نہیں کرتا، بلکہ ان میں سے بھی تھوڑے ہی اس راز میں شریک ہیں! نہ یہ ہر کیمبرج کے فارغ التحصیل کے ساتھ ہے، نہ ہر اُس شخص کے ساتھ جس نے کسی جامعہ سے سند حاصل کی ہو۔

اگر تُو عبرانی اور یونانی زبانوں پر عبور رکھتا ہو، اور اصل متن کو پڑھتا ہو، تو بھی تُو صرف علمی ذرائع سے خُداوند کے راز کو دریافت نہیں کر سکتا۔

نہ کوئی ریاضیاتی تحقیق، نہ فلکیاتی مشاہدہ تجھے یہ راز سکھا سکتا ہے۔ کوئی آسمان کی بلندیوں میں جا کر اجرام فلکی کا جائزہ لے، یا زمین کے اندر اتر کر پرانی چٹانوں سے آدم کے زمانے سے پہلے کی کہانی سننے کی کوشش کرے—سب لاکھڑا ہے۔ یہ راز نہ تو انسانی علم کے دائرے میں آتا ہے، نہ ہی مخلوقی مرتبے کی میراث ہے۔

بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ خُداوند کا راز کچھ پوشیدہ رسموں میں ہے، اور کچھ پرشکوہ رسومات کے پردے میں چھپا ہے۔ ہمارے درمیان ایک فرقہ ہے جو اپنے آپ کو ”رسمی“ کہتا ہے، جو دعویٰ کرتا ہے کہ انہوں نے یہ راز پا لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی بڑے پادری نے اُن کے سر پر ہاتھ رکھا، اور وہ اس کے ذریعے یہ اختیار رکھتے ہیں کہ گناہوں کی معافی اور خلاصی کا اعلان کریں۔

کیا تُو ان سے انجیل کی بشارت سنتا ہے؟

ہو سکتا ہے کہ بعض ان میں سے یہ کریں، مگر وہ خود کہتے ہیں کہ وہ اُن الفاظ پر ایمان نہیں رکھتے جنہیں وہ وظیفہ سمجھ کر دہراتے ہیں۔ پس وہ جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں!

اور بعض تو محض دکھاوے کے پادری بنے رہتے ہیں—کسی ڈرامہ گاہ کی مانند، وہ کشادہ جہے اور سنہرے لباس پہن کر منبروں پر چڑھتے ہیں، اور خُدا کے کلام کی ایک کرن بھی نہ دیتے، بلکہ آغاز سے انجام تک محض ”کہانت“ کا پرچار کرتے ہیں۔

!اگر وہ ایماندار ہوتے، تو وہ سیدھے ”بابل“ یعنی ”روم“ جاتے، اور ”مکروبوات کی ماں“ کے ساتھ شامل ہو جاتے

پس ہم کہتے ہیں کہ رسم تفویض خدمت نہ تو کسی کو کوئی فوقیت عطا کرتی ہے، نہ کسی بدعت سے روکتی ہے۔ کیونکہ انگلستان کا سب سے بڑا پادری بھی خُدا کو اتنا ہی نہیں جانتا، جتنا کہ ایک عام بے علم انسان—اگر وہ خُدا سے نہ ڈرتا ہو۔

تو پھر یہ راز کس کو عطا کیا جاتا ہے؟

صرف اُن کو، جو خُدا سے ڈرتے ہیں، اور اُس کے نام کو مقدس جانتے ہیں۔

اگر میں جانتا ہوں کہ میں گناہگار ہوں، اگر میں خُدا کے حضور جھکتا ہوں، اگر میں یسوع کو کفارے کا ذریعہ مانتا ہوں، اور اُسے اپنا نجات دہندہ قبول کرتا ہوں

اگر میں خُدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ وہ اپنے پیارے بیٹے کے وسیلہ سے مجھے نجات دیتا ہے، اگر اُس کے فضل سے میں اُس سے محبت کرتا ہوں

اور اپنی زندگی اُس کی خدمت کے لیے وقف کرتا ہوں، اُس کے روح القدس کی راہنمائی میں اُس کے جلال کے لیے جیتا ہوں—

تو یہی ہے خُدا سے ڈرنا، اور یوں اُس کا راز میرے ساتھ ہے۔

”!کوئی کہے، ”پھر تو خُداوند کا راز کسی غریب نوکرانی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے

!خُداوند کا شکر ہو، ہاں، بالکل ہو سکتا ہے

”دوسرا کہے، ”تو پھر ایک محنت کش، جو جاہل اور ان پڑھ ہو، وہ بھی اس راز میں شریک ہو سکتا ہے؟

!ہاں، بے شک ہو سکتا ہے

”تیسرا کہے، ”پھر پادریوں کا کیا مقام رہا؟

”!میں جواب دیتا ہوں: ”ہم سب پادری بنائے گئے ہیں

،اگر ہم خُداوند سے ڈرتے ہیں، تو ہم اُس کے دینی بھیدوں میں شامل کیے جاتے ہیں

خُداوند کی راہوں کی تعلیم ہمیں دی جاتی ہے، کیونکہ اُس کے روح القدس نے وعدہ کیا ہے، ”وہ تمہیں سب باتیں سکھائے گا،

”اور جو کچھ میں نے کہا وہ تمہیں یاد دلائے گا۔

،اگرچہ ہمارے پاس نہ عہدہ ہے، نہ دولت، نہ سند، پھر بھی ہم عاجزی سے کہہ سکتے ہیں

،خُداوند کا راز ہمارے ساتھ ہے، کیونکہ اُس کے فضل سے اُس نے ہمیں سکھایا ہے کہ اُس پر بھروسہ کیسے کیا جائے

”اُس پر کیسے جیا جائے، اور اُس کی خدمت کیسے کی جائے۔

”خُداوند کا راز اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔“

اے عزیز سامعین، کیا آپ اس وصف میں شامل ہیں؟
 کیا آپ خُداوند کے خوف میں چلتے ہیں؟
 ”کوئی کہے، ”میں تو ایک غیر مقلد کلیسیا کا رُکن ہوں۔
 میں اس کے بارے میں نہیں پوچھتا۔ میرا سوال یہ ہے
 کیا تُو خُدا سے ڈرتا ہے؟

”دوسرا کہے، ”میں نے ہمیشہ اپنا فرض ادا کیا ہے، جب سے مجھے ہوش آیا۔
 یہ تیرے انسانوں کے ساتھ فرض کی بات ہے، اور یہ بھی اچھی بات ہے۔
 مگر کیا تُو خُدا سے ڈرتا ہے؟
 کیا خُدا تیرے خیالات کا مرکز ہے؟
 کیا وہ تیری محبت کا محور ہے؟
 اور کیا تُو اُسے سجدہ کرتا ہے؟
 اگر ایسا ہے، تو یہ وعدہ تیرا ہے، اور یہ فضل تجھ سے روکا نہ جائے گا۔

”کوئی کہے، ”میں جاننا چاہتا ہوں کہ ان تمام فرقوں میں سے کون سا درست ہے؟
 تو تُو کتابِ مقدس کی طرف رجوع کر
 لیکن اپنی عقلمندی پر فخر نہ کر
 بلکہ اُس شخص کی مانند ہو جو خُداوند سے بہت ڈرتا ہے
 اور اُس کے مقدس کلام سے دعا کے ساتھ دریافت کرتا ہے۔

اگرچہ تُو ہر گتھی نہ سلجھا سکے
 یا ہر نکتہ نہ سمجھ سکے
 تو بھی تُو یہ وعدہ ضرور پورا ہوتا دیکھے گا
 ”تیرے سب بیٹے خُداوند کی تعلیم پائیں گے، اور تیرے بیٹوں کی سلامتی بڑی ہوگی۔“

اُ خُداوند کے پاس، تاکہ وہ تجھے تعلیم دے
 اور اُس کے کلام میں کوئی بات نہ ہوگی جو وہ تجھ سے چھپائے
 ”کیونکہ ”خُداوند کا راز اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔
 اور اُ خُداوند سے ہدایت مانگ
 اور وہ تجھے رہنمائی کرے گا کہ کس جماعت سے ملنا ہے
 کیونکہ ”جب کوئی پردیسی کسی قبیلے میں بود و باش کرے
 تو اُسی قبیلے میں اُسے میراث دی جائے
 ”خُداوند خُدا فرماتا ہے۔

—اب ہم آخری بات پر آتے ہیں

III

- وہ خاص اور چنیدہ تجلیات جو خُدا اپنے لوگوں پر کرتا ہے۔

اُوہ اُن پر اپنا عہد ظاہر کرے گا۔ کیا ہی نرم، شیریں، اور تسلی بخش وعدہ ہے جو یہ عہد ہمیں بخشتا ہے
 خُدا کو عہد کے وسیلہ سے دیکھنا، اُس کے حضور فضل پانا ہے۔ عہد کے خُدا کی خدمت کرنا کامل آزادی اور نہایت دلپذیر لذت
 ہے۔
 ”مسیح سے باہر خُدا، ایک بھسم کرنے والی آگ ہے۔ لوتھر کہا کرتا تھا، ”میں مطلق خُدا سے کچھ واسطہ نہیں رکھتا۔

وہ خوف جو ہمیں خُدا کے بارے میں ہوتا ہے، محض دہشت، رعب، اور لرزہ خیزی ہے، جب تک کہ وہ اپنے آپ کو اس صلح
 اِکے عہد کے نرم نور میں آشکار نہ کرے۔ ورنہ اُس کا دیدار تو ہمیں ہلاک کر دینے کو کافی ہے
 لیکن خُدا، اپنے عزیز بیٹے کے عہد میں، ہر دیندار کا اُمید، تمنا، اور سرور ہے؛ اور اُن کا خوف، بول و ہراس کا نہیں بلکہ
 تعظیم و ادب کا ہے۔

پس خُدا اپنے لوگوں کو اپنے عہد کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟ ہر پہلو سے بہت کچھ وہ اُنہیں دکھاتا ہے کہ اُس کا عہد ابدی ہے۔ یہ مسیح میں اُس وقت باندھا گیا تھا جب دنیا ابھی نہ بنی تھی۔ یہ قائم دائم ہے اور ہمیشہ کے لیے ناقابلِ تغیر رہے گا۔ یہ اتنا یقینی ہے کہ ہر برکت جو یہ عطاء کرتا ہے غیر مشروط اور ناقابلِ منسوخ ہے، اور اُن سب پر موروثی طور پر نافذ ہے جنہیں اِس کے فیض آمیز وعدوں میں حصہ ملا ہے۔

وہ اُنہیں اس عہد کی معموری سکھاتا ہے، کہ یہ اِس زندگی کے لیے اور آئندہ کی زندگی کے لیے ہر ضروری چیز کو شامل کرتا ہے۔ وہ اُنہیں اِس عہد کی فیاضی سکھاتا ہے، کہ یہ اُن سے اُن کے نیک اعمال کی بناء پر نہیں بلکہ اُس کے زیادہ ہوتے فضل کے سبب سے مسیح یسوع میں باندھا گیا۔

وہ اُنہیں سکھاتا ہے کہ یہ عہد نہ اُن کے آنسوؤں یا نذروں، نہ اُن کی توبہ یا دعا کا نتیجہ ہے، بلکہ اُن سب کا موجب ہے۔ یہ ہر ضرورت کی تکمیل کرتا ہے، اور دل کی ہر تمنا کو پورا کرتا ہے؛ یہی اُن کی نجات ہے، یہی اُن کی آرزو۔

پھر خُدا اپنے لوگوں کو یہ بھی دکھاتا ہے کہ یہ عہد اُن کی خاطر باندھا گیا۔
 آہ! یہی تو اُس کا جمال ہے
 رحمت سے خریدے گئے ہر فرد کو دکھایا جاتا ہے کہ یہ عہد اُس کے لیے داؤد کے خُداوند کے ساتھ باندھا گیا تھا۔
 —چنانچہ آسمان کا ہر وارث مہر لگاتا ہے کہ خُدا سچا ہے، اور داؤد کا اعلان اپنا بناتا ہے
 ،اگرچہ میرا گھرا نا خُدا کے نزدیک ایسا نہیں"
 ،تو بھی اُس نے میرے ساتھ ایک ابدی عہد باندھا ہے
 "جو ہر بات میں مُرتب اور یقینی ہے۔

—وہ یہ بھی دکھاتا ہے کہ یہ عہد قربانی کے وسیلہ سے باندھا گیا
 ،یعنی یسوع کے بیش قیمت خون سے
 جس میں خُدا کو آرام کی خوشبو آتی ہے۔
 ،کوئی عہد اُن کے لیے فائدہ مند نہ ہوتا
 مگر وہی جو خون کے ساتھ اور کفارہ کی بنیاد پر باندھا گیا ہو۔

وہ سمجھتے ہیں کہ اعمال کا پہلا عہد ٹوٹ گیا، کیونکہ پہلا آدم اُس کی شرط پوری کرنے کے قابل نہ تھا۔
 ،خُدا نے آدم سے یوں کہا
 ،اگر تُو فرمانبردار ہوگا"
 "تُو تُو اور تیری نسل خوشحال ہوگی۔
 لیکن وہ "اگر" ہی مہلک ثابت ہوا۔
 آدم اُس شرط کو پورا نہ کر سکا۔

دوسرا عہد ایک مختلف بنیاد پر ہے۔
 یہ مسیح کے ساتھ باندھا گیا تھا۔
 ،اگر تُو فرمانبردار ہوگا"
 "تُو تُو اور جو تجھ میں ہیں برکت پائیں گے۔
 ،اور مسیح فرمانبردار رہا
 ،اُس نے شریعت کو پورا کیا
 اُس نے باپ کی مرضی کے آگے موت تک دُکھ اُٹھایا؛
 —اور اب ہم اُس برکت کے وارث بنتے ہیں جو اُس نے ہمارے لیے کمائی
 بغیر کسی "اگر" یا "مگر" کے۔

اب یہ نہیں
 "اگر تُو یہ کرے گا تو میں وہ کروں گا"
 ؛بلکہ یہ ہے
 ،تُو یہ کرے گا"
 "اور میں وہ کروں گا۔

میں تجھے نیا دل دوں گا؛
 اور ایک درست رُوح تیرے باطن میں ڈالوں گا؛
 تُو گناہ سے توبہ کرے گا؛
 تُو میری راہوں پر چلے گا؛
 تُو مجھ سے محبت رکھے گا؛
 تُو میری خدمت کرے گا؛
 تُو پاکیزگی میں قائم رہے گا؛
 "اور میں تجھے برکت دوں گا۔"

محبتِ خُدا کے چشمہ کو کوئی "اگر"، "مگر"، یا "شاید" گدلا نہیں کرتا۔
 —یہ عہد ہر برگزیدہ جان کے ساتھ مسیح میں باندھا گیا
 ،نہ اس میں شک کی گنجائش ہے
 نہ اس کے ٹوٹنے کا امکان۔

اے جان، کیا خُدا نے تجھ پر کبھی یہ عہد ظاہر کیا ہے؟
 کیا کوئی کہتا ہے کہ یہ تعلیم نہایت خوفناک ہے؟
 تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ اُس پر یہ عہد کبھی ظاہر نہ ہوا۔
 ،اور اگر کوئی کہے
 ،"اگر میں اس پر ایمان لاؤں تو میں گناہ میں زندگی گزاروں گا"
 تو شاید وہ ایسا کرے گا؛
 میں شک نہیں کرتا۔
 گناہ تو تیرا میلان ہے، جو کچھ بھی تُو ایمان رکھے۔

،مگر دھیان رہے
 میں تجھے یہ تعلیم ماننے کی نصیحت نہیں کرتا
 ،جب تک یہ تجھ پر مکشوف نہ ہو
 اور تیرا اُس سے کچھ لینا دینا نہ ہو۔

،لیکن ایک اور آواز میرے کانوں تک آتی ہے
 :ایک تائب کی، جو کہتا ہے
 ،"میں مسیح کے پاس ویسا ہی آتا ہوں جیسا ہوں"
 ،میں وعدہ کا خیر مقدم کرتا ہوں
 ،میں خُدا کا شکر کرتا ہوں کہ اب مجھے اُس وعدہ کو یقینی بنانے کے لیے کچھ نہیں کرنا
 نہ عہد کو مضبوط کرنے کے لیے کچھ بچا ہے۔
 ،میں ایک کھویا، تباہ حال شخص ہوں
 ،اور خونی صلیب کے قدموں پر گرتا ہوں
 ،اور نجات دہندہ کی طرف نظریں اٹھا کر کہتا ہوں
 ،اے یسوع، میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں'
 ،میں مکمل طور پر تجھ پر بھروسا کرتا ہوں
 —میں یقین رکھتا ہوں کہ تُو نے مجھے بچا لیا ہے
 ،ایسی نجات جو کبھی ضائع نہ ہوگی
 ،کیونکہ جو عہد میرے ساتھ باندھا گیا، وہ کبھی ٹوٹ نہیں سکتا
 "اور میں کبھی رد نہ کیا جاؤں گا۔"

،تب اے عزیزو
 ،یقیناً تمہاری خواہش نہ ہوگی کہ جسم کی خواہشات کو پالیں
 نہ ناپاکی میں لت پت ہوں۔
 یہ تعلیم تمہیں گناہ پر ابھارتی نہیں۔
 اگر ایسا ہو تو تم واقعی ایک دیو صفت انسان ہو۔

نہیں، تم کہو گے
 ،اگر خُدا نے میرے ساتھ عہد باندھا ہے"
 ،مجھے لعنت سے بچایا ہے
 ،اور برکتوں سے مالا مال کیا ہے
 تو میں شکرگزاری میں کیا نہ دوں اُس کے سب احسانات کے لیے؟
 —کچھ بھی زیادہ سخت یا بھاری نہ ہوگا

،میرے خُدا کے محبوب'
 میں بھی تجھے پیار سے چاہوں؛
 ،زمانہ سے پہلے چُنا گیا
 "اب میں تجھے چُنتا ہوں۔"

!غلام چاہیں تو کوڑے کے نیچے محنت کریں
 !لونڈیوں کے فرزند چاہیں تو میراث کا مذاق اڑائیں
 ،لیکن ایک نسل خُدا کی خدمت کرے گی
 اور اُسے خُداوند کی نسل شمار کیا جائے گا۔
 ،خُدا کا فرزند جس پر عہد ظاہر ہوا
 ،وہ جانتا ہے کہ وہ کبھی خاندان سے نکالا نہ جائے گا
 کیونکہ باپ کی محبت اُس کے لیے کبھی بدلتی نہیں۔
 ،وہ نہ ہم سے زیادہ محبت کر سکتا ہے
 نہ کم۔
 ایسی محبت ہم میں بھی محبت پیدا کرتی ہے۔
 !ہم کیسے لوگ ہونے چاہئیں ہر پاکیزہ چال چلن اور دینداری میں

،خُداوند کا بھید اُن سے ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں"
 "اور وہ اُن پر اپنا عہد ظاہر کرے گا۔"

،میں فقط یہ دعا کر سکتا ہوں کہ کچھ دل یسوع کی طرف متوجہ ہوں
 تاکہ وہ یہ برگزیدہ بھید پالیں۔
 ،مسیح نہ فقط عہد کا شریک ہے
 ،نہ فقط اُس کا نمائندہ
 بلکہ وہی عہد کی ذات ہے۔
 ،خُداوند فرماتا ہے
 "میں اُسے عہد بنا کر لوگوں کو دوں گا۔"

،اے جان، اگر تُو نے مسیح کو دیکھا ہے
 !تو پھر مایوس نہ ہو
 ،وہ پاک ہے
 ،وہ سچا ہے
 ،وہ داؤد کی کنجی رکھتا ہے
 جو اُس خفیہ خزانے کو کھول سکتی ہے
 جس میں سب عہد کی برکتیں محفوظ ہیں۔

اُس سے ڈر، یہی حکمت کا آغاز ہے۔
 اُس پر بھروسہ رکھ، یہی ایمان کی پہلی سانس ہے۔
 ،اُس کی آرزو کر
 جیسے نوزائیدہ بچے دودھ کی طلب کرتے ہیں۔
 ،آہ! کاش خُداوند کا خوف تجھے رات کی پہروں میں گھیرے رکھے
 اور دن بھر تیرا رفیق رہے۔
 یوں خُداوند تجھے اب اور ہمیشہ کے لیے برکت دے۔ آمین۔

